تحریر فرما دیں تو میری بڑی عزت افزائی ہو جائے گی۔ آپ کے قلم فیض رقم سے نکلے ہوئے دو جملوں سے ادب کی دنیا میں میرا اعتبار قائم ہو جائے گا۔ امید ہے کہ میری گزارش صدا بصحرا نہ ثابت ہوگی۔

فقط والسلام مع الاکرام

نیاز مند

محمد زبیر فاروقی شوکت الہ آبادی

نوٹ: ادب اور تہذیب کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں یہ عریضہ لے کر ذاتی طور پر حاضر ہوتا لیکن آج کل گھٹنوں اور کمر کی شدید تکلیف کی وجہ سے حاضری سے قاصر ہوں اس لیے ڈاک کا سہارا لیا ہے۔ امید کہ آپ ناگوار محسوس نہ کریں گے۔

(۲۱)

۱۴ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ

عزیزم گرامی قدر زاد اللہ توفیقاً

سلام مسنون!

آپ کے قصد ہند کا مژدہ مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی نے سنایا تھا۔ اب آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ آ گئے ہیں۔ میں ان دنوں کسی خط لکھنے والے صاحب کے نہ ہونے سے بہت مجبور رہا۔ مہمانوں کی بھی کثرت رہی۔

مجھے خود آپ سے ملنے کا اشتیاق ہے، میں ۲ ستمبر کو لکھنو جا رہا ہوں، تین کو وہاں سے بھوپال کے لیے روانہ ہو جاؤں گا، جہاں مولانا سیّد سلیمان ندوی کی یادگار میں ایک بڑا جلسہ اور سیمینار ہے، ۹ ستمبر کو واپسی ہوگی۔

اگر کوئی خاص مانع نہ ہو تو آپ ۹-۱۰ تک لکھنو آ جائیں۔ میں ان شاء اللہ ۴-۵ دن ٹھہروں گا، افسوس ہے کہ پہلے سے تاریخیں مقرر ہونے کی وجہ سے میں ان میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔

برادرِ محترم مولانا سیّد ابو محمد ثاقب صاحب کی خدمت میں سلام، اشتیاق ملاقات

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۲۲)

۴ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ

عزیز گرامی قدر سیّد ابوالخیر کشفی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، آج اچانک ایک لفافہ ملا جس پر ہندوستانی ٹکٹ اور مہر تھی۔ اس کو کھولا تو ایک خط فاضل گرامی مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی کا تھا جس پر ۲۴؍اکتوبر ۱۹۸۷ء کی تاریخ تھی۔ دوسرا آپ کا مکتوب جس پر ۲۱ دسمبر (غالبًا ۲۱ نومبر ہوگا) نکلا۔ اس سے آپ کی اس پریشانی کا بھی علم ہوا جو آپکو دہلی کے ہوائی اڈہ پر پیش آئی۔ معلوم نہیں پھر کیا پیش آیا؟ غالبًا آپ کو کراچی واپس جانا پڑا۔ ورنہ آپ سے لکھنو یا رائے بریلی میں ضرور ملاقات ہوتی۔ افسوس ہے کہ گزشتہ مختصر کراچی کے قیام میں بھی آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ سیّد صاحب اور اُردو زبان پر ان کی تحریک کا اثر والے سیمینار میں آپ کی شرکت بڑی مفید اور معاون ہوتی۔ اب آپ کی کتاب کا اشتیاق ہے، براہ کرم اس کو آپ محفوظ طریقہ پر جلد بھجوا دیجئے۔ مجھے اس کے مطالعہ کا اشتیاق ہے۔

''فیوض القرآن'' کے سیٹ کا بھی انتظار رہے گا۔ ان شاء اللہ جب آئے گا تو ضرور نظر ڈالوں گا، ہمارے عزیز قاری رشیدالحسن صاحب کل ہی پاکستان جا رہے ہیں، ان کے ہاتھ یہ پرچہ بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے کہ مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی کے ذریعے آپ کو مل جائے گا۔ امید ہے کہ آپ ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔

والسلام۔ دعا گو

ابوالحسن علی

(۲۳)

محب عزیز گرامی قدر! زید توفیقہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

مکتوب عزیز جس پر اتفاق سے تاریخ درج نہیں ہے۔ مجھے کل پرسوں ملا۔ اگرچہ آپ سے عرصہ سے مراسلت نہیں ہوئی لیکن آپ سے تعلق خاطر رہا۔ آپ کی بعض تحریریں بھی نظر سے گزریں۔ میری کسی کتاب پر آپ کا تبصرہ اور تعارف بھی نظر سے گزرا اور اس کو پڑھ کر آپ کے انداز اور ذاتی تعلق کا احساس ہوا جو آپ کی ذاتی محبت و مناسبت کے علاوہ قدیم خاندانی تعلقات کی بناء پر موجب حیرت نہ تھا۔

آپ کے علم کے لیے لکھتا ہوں کہ میں لکھنو رائے بریلی ۱۵ مارچ سے ۲۵ مارچ تک ان شاء اللہ رہوں گا۔ اوائل اپریل میں بھی زیادہ تر وقت رائے بریلی گزرے گا۔ سب سے زیادہ قابل اطمینان تاریخیں قیام کی (اگر حیات مستعار باقی ہے) تو وہ رمضان المبارک کا زمانہ ہے جس میں کئی سال سے میں رائے بریلی میں رہتا ہوں۔ اگر آپ (جیسا کہ آپ نے لکھا ہے) رمضان کا ایک عشرہ وہاں گزار سکیں تو مسرت کا باعث ہوگا۔ اس وقت اور بہت سے احباب بھی دائرہ شاہ علم اللہ میں مقیم ہوتے ہیں۔ اگر مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی بھی تشریف لانے کا ارادہ فرما رہے ہیں تو اور بھی مسرت ہوگی اور لوگوں کو استفادہ کا موقع ملے گا۔ آپ کی اہلیہ بھی آ سکتی ہیں اور حسب سہولت وہاں اور کان پور قیام کر سکتی ہیں۔ فیوض القرآن کا کوئی سیٹ مجھے یاد نہیں کہ یہاں آیا ہو۔

مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی کا ایک خط المرتضٰی کے مطالعہ کے بعد آیا تھا۔ میں نے اس کا جواب دیا تھا۔ خدا کرے پہنچ گیا ہو۔ میرا سلام اُن تک پہنچا دیں۔

راقم نذر الحفیظ کی طرف سے سلام احترام قبول فرمائیں۔

والسلام

طالب خیر

ابوالحسن علی

(۲۴)

۷ ستمبر ۱۹۸۹ء

محبّ و مکرم جناب پروفیسر ابوالخیر کشفی صاحب، زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ آپ کا عنایت نامہ مجھے مل گیا تھا لیکن اسی سے متصل بعد آپ حج کے لیے جا رہے تھے، اس لیے جواب کے لیے انتظار کرنا پڑا۔ پھر میں ترکی اور انگلستان چلا گیا۔ اب گزشتہ ہفتہ وہاں سے لوٹا ہوں۔ آپ کو اوّلاً حج کی مبارک دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو حج مبرور بنائے اور قبول فرمائے۔

آپ کے عنایت نامہ کے مندرجات معلومات افزا تھے لیکن جو نام آپ نے تجویز کیے تھے ان کے بارے میں رائے قائم کرنے کے لیے ذرا غور کی ضرورت تھی، اس کے لیے یہ مناسب معلوم ہوا کہ ذرا توقف کیا جائے اور موقع ہو تو آپ سے دوبارہ تبادلہ خیال کر لیا جائے۔ اس کے لیے یہ